KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

حصہ غزل بمعہ مشقی سوالات

''غزل''

(علامہ محمد اقبال)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ظلمت	اندھیرا	مکین	رہنے والا	مجنون	لیلیٰ کا عاشق
محمل	ڈولی	وصل	دیدار	ناخدا	ملاح
سفینہ	کشتی	شمع کشتہ	بجھا ہوا شمع	معرج نفس	سانس کی موج
اہل دل	اللہ والے لوگ	خرقہ پوش	درویش، فقیر	ید بیضا	چمکتا ہوا ہاتھ
مے	شراب	آبگینہ	شیشہ	چرچا	شہرت
باریک بین	نکتہ چین	قرینہ	طریقہ	نکتہ چین	اعتراض کرنا

اشعار کی تشریح

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

تشریح: اقبال کہتا ہے۔ میں رب کائنات کو آسمانوں اور زمینوں میں تلاش کر رہا تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ اللہ کا کوئی خاص گھر اور ٹھکانہ ہوگا۔ لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا۔ کیونکہ جب میں نے ٹھنڈے دل سے غور کیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ اللہ کا گھر تو میرا دل ہے۔ اور وہ میرے دل کے اندھیروں میں رہتا ہے۔

کبھی اپنا بھی نظارہ کیا ہے تو نے اے مجنون
کہ لیلیٰ کی طرح تو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

تشریح: مجنون سے مخاطب ہو کر اقبال کہتا ہے۔ کہ تو لیلیٰ سے یہ گلا کیوں کرتا ہے۔ کہ لیلیٰ مجھ سے پردہ کرتی ہے۔ اور ڈولی میں بند بیٹھی ہے۔ تمہارا یہ گلہ درست نہیں۔ کیونکہ تم خود بھی آباد بستیوں سے دور صحراؤں میں تنہا بھٹکتے پھرتے ہو۔ اور کسی کو اپنا صورت نہیں دکھاتے۔ یہ شعر اُن لوگوں کے بارے میں ہے۔ جو تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور خدا کی عشق کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور مخلوق خدا سے میل جول نہیں رکھتے۔

مہینے وصل کی گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدا کی گذرتی ہیں مہینوں میں

تشریح: اقبال کہتا ہے۔ کہ سچے عاشق اپنے محبوب کی دیدار سے سیر نہیں ہوتے محبوب کے دیدار کے دوران مہینے بھی گذر جائیں وہ اُن کیلئے ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ہوتے۔ جبکہ اپنے محبوب سے جدائی کی ایک گھڑی اسے مہینوں سے زیادہ طویل لگتی ہے۔

مجھے روکے گا تو اے ناخدا کیا غرق ہونے سے
کہ جن کو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

تشریح: اے سمندر میں کشتی چلانے والے ملاح! تو مجھے ڈوبنے سے نہیں بچا سکتا۔ جن لوگوں کے مقدر میں ڈوبنا اور سمندر میں غرق ہونا لکھا ہے۔ اس کو ڈوبنے سے تمہاری کشتی نہیں بچا سکتی۔ وہ کشتی سمیت ڈوبیں گے۔ اور بچیں گے نہیں۔ سلئے تمہاری یہ کوشش بے سود ہے۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس اُن کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

تشریح: اقبال کہتا ہے۔ کہ اس دنیا میں اللہ کے ایسے سچے عاشق موجود ہیں۔ جن کی سانس میں اتنی حدت اور گرمی ہے۔ کہ اگر وہ موم بتی کو پھونک ماریں۔ تو اُن کی سانس کی گرمی سے شمع جل اُٹھتی ہے۔ اقبال خدا سے سوال کر رہا ہے۔ کہ یا اللہ! یہ کونسی قوت ہے۔ جو اُن کے سینوں میں موجود ہے۔ اقبال کا اشارہ عشق الٰہی کیطرف ہے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ اُن کو

ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں کرتے ہوئے

تشریح: اس شعر میں علامہ خدامست درویشوں کا ذکر کرتا ہے۔ کہ پھٹے پرانے کپڑے اور گدڑیاں اوڑھے فقیروں اور درویشوں سے اگر تمہیں عقیدت ہے۔ اور اُن کو سمجھنا چاہتے ہو۔ تو اُن کے پاس کچھ وقت گذار کر دیکھو۔ موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا اور اس جیسے دیگر معجزے عطا کئے گئے تھے۔ وہ تمام معجزے ان درویشوں کو بھی دیئے گئے ہیں۔ اور اُنکی آستینوں میں اُنکے ہاتھ جگ مگ جگ مگ کر رہے ہیں۔ مطلب یہ کہ رسول اللہ کا امتی اگر اللہ کا سچا عاشق بن جائے۔ تو وہ پیغمبر کے درجے تک پہنچ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض پیغمبروں نے موسیٰ سمیت یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ کاش! ہم نبی آخرزمانؐ کے امتی ہوتے۔

محبت کیلئے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا

یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

تشریح: عشق و محبت ایک ایسا جذبہ ہے۔ جو کسی سخت دل میں نہیں سما سکتا۔ اس کے لئے ایسے نرم دل کی ضرورت ہے۔ جو آئینے کی طرح نازک اور ٹوٹنے والا ہو۔ کیونکہ عشق کی مثال شراب کی سی ہے۔ عشق میں بھی نشہ اور شراب میں بھی نشہ ہوتا ہے۔ عاشق بھی اپنے حال میں مست ہوتا ہے۔ اور شرابی بھی۔ چونکہ شراب کو لوگ شیشے کے نازک برتنوں میں سنبھال کے رکھتے ہیں۔ اسلئے عشق کی حفاظت کیلئے بھی نرم اور نازک دل کی ضرورت ہے۔ سنگدل شخص کے دل میں عشق نہیں ہوتا۔

نمایاں ہوکے دکھلادے کبھی اُن کو جمال اپنا

بہت مدت سے چرچے ہیں تیرے باریک بینوں میں

تشریح: اقبال کہتا ہے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے سکالروں اور دانشوروں نے خدا کے وجود پر بحث کی ہے۔ اور یہ بحث اب بھی جاری ہے۔ وہ اللہ کی ذات کے بارے میں گومگو اور شک و شبے میں مبتلا ہیں اقبال خدا سے کہتا ہے۔ کہ یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے بصیرت عطا کی ہے۔ اور اس بصیرت کی وجہ سے میں نے تیرے جمال کا مشاہدہ کیا ہے۔ تو ان دانشوروں اور باریک بین لوگوں کو بھی بصیرت عطا کر۔

www.perfect24u.com

تاکہ وہ تیرے جمال کا مشاہدہ کرکے گومگو کی حالت سے نکل سکیں۔اور دہریت سے بچ جائیں۔

خموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

تشریح: اقبال کہتا ہے۔کہ محبت کا پہلا اصول یہ ہے۔کہ عاشق اپنے محبوب کے آگے خاموش کھڑا رہے اور اس کی حرکات وسکنات مودبانہ ہوں۔اسلئے وہ اپنے دل سے مخاطب ہوکر کہتا ہے۔کہ اے دل! تو محبوب کے روبرو کیوں چلاتا اور آہ وزاری کرتا ہے۔چلانا اور شور مچانا بے ادبی ہے۔اس حرکت سے تمہیں عاشقوں کی فہرست سے خارج بھی کیا جاسکتا ہے۔محبوب کے آگے ہردم عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔تاکہ اس کو تم پر رحم آجائے۔اور اس کے دل میں تمہارے لیے ہمدردی پیدا ہوجائے۔شور مچا کر اور چیخ چیخ کر تو محبوب کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکتا۔بلکہ اس حرکت سے تمہارا شمار گستاخوں میں کیا جائے گا۔

برا سمجھوں اُنہیں، مجھ سے تو ایسا ہو نہیں سکتا
کہ میں خود بھی تو ہوں اقبال اپنے نکتہ چینوں میں

تشریح: اس غزل کے آخری شعر میں اقبال نے اُن لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اقبال کے بدخواہ تھے۔اور جن کا خیال تھا۔کہ اقبال اُن سے نفرت کرتا ہے۔اُن سے مخاطب ہوکر اقبال کہتا ہے۔کہ میری نظروں میں ایک شخص بھی برا نہیں۔مجھے تمام لوگوں سے محبت ہے۔اور میں ہر ایک کو اپنے آپ سے اچھا اور برتر سمجھتا ہوں۔میں دوسرے لوگوں پر نکتہ چینی کیسے کر سکتا ہوں۔اور اُن کو برا کیسے کہہ سکتا ہوں۔میں تو خود اپنا نکتہ چین ہوں۔مجھ میں خود ڈھیر ساری خرابیاں ہیں۔اور جو خود بُرا ہو۔وہ دوسروں کو برا کیسے کہہ سکتا ہے۔اسلئے بعض لوگوں کی یہ غلط فہمی دور ہونی چاہیے۔جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اقبال اُن سے نفرت کرتا ہے۔اور انہیں برا سمجھتا ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال1:غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

(الف) شاعر زمین وآسمان میں کیا ڈھونڈتا ہے۔

•

===

(ب) وصل کا وقت جلد کیوں بیت جاتا ہے۔

(ج) اہل دل سے کون لوگ مراد ہیں۔

(د) محبت کا اولین درس کونسا ہے۔

(ہ) خود پر نکتہ چینی کا کیا مطلب ہے۔

(و) ید بیضا کی وضاحت کریں۔

جواب:

(الف) شاعر علامہ اقبال آسمان میں خدا کو تلاش کرتا ہے۔

(ب) وصل کا وقت عاشق کیلئے خوشی اور مسرت کے لمحات ہوتے ہیں۔ اور خوشی اور مسرت کے دوران کسی کو وقت کا احساس نہیں ہوتا۔ ایک مہینہ ایک گھڑی سے زیادہ محسوس نہیں ہوتا۔

(ج) اہل دل سے وہ لوگ مراد ہیں۔ وہ اللہ کے سچے عاشق ہیں۔

(د) محبت کا اولین درس ادب ہے۔ محبوب کے آگے مودب اور خاموش رہنا محبت کا پہلا اصول ہے۔

(ہ) خود پر نکتہ چینی سے اقبال کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں خود اپنے آپ کو برا سمجھتا ہوں۔ اور مجھ میں بھی ڈھیر ساری خرابیاں ہیں۔

(و) ''ید بیضا'' اس معجزے کا نام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو عطا کیا تھا۔ جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا۔ تو وہ سورج کی طرح چمکتا۔ ید ہاتھ کو کہتے ہیں۔ اور بیضا روشن یعنی روشن ہاتھ۔

سوال2: اس غزل کے قوافی لکھیں۔

جواب: زمینوں۔ مکینوں، نشینوں، مہینوں، سفینوں، سینوں، آستینوں، آبگینوں، باریک بینوں، قرینوں، نکتہ چینوں۔

سوال3: اس غزل میں صنعت تضاد پائی جاتی ہے۔ صنعت تضاد کی تعریف کریں۔ اور مثالیں دیں۔ مندرجہ ذیل شعر میں اسکی نشاندھی کریں۔

===

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جواب: مہینے وصل کی گھڑیوں کی صورت اُڑتی جاتی ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

جواب: **صنعت تضاد**: کلام میں دو یا دو سے زیادہ ایسے الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔ مثلاً خوشی اور غم، دن اور رات وغیرہ مندرجہ بالا شعر میں وصل اور جدائی دونوں کا ذکر موجود ہے۔ وصل اور جدائی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

سوال 4: درج ذیل الفاظ معنی لکھیں۔

جواب: نکتہ چین: کسی میں برائی تلاش کرنے والا

ید بیضا: روشن ہاتھ۔ یہ معجزہ تھا۔ جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیا تھا۔

باریک بین: نکتہ چین، دانشور، سکالر

محمل نشین: چھپا ہوا، پوشیدہ، ڈولی میں بیٹھا ہوا

ارادت: عقیدت، محبت

سوال 5:

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

کلام میں ایسے الفاظ جو املا کے لحاظ سے تو ایک جیسے ہوں مگر دونوں کا مطلب جدا ہو۔ تجنیس تام کہلاتا ہے اوپر دیئے گئے شعر میں تجنیس تام کی نشاندہی کریں۔ اور کوئی سے دو ایسے اشعار لکھیں۔ جس میں صنعت تجنیس تام کا استعمال ہو۔

جواب:

اوپر دیئے گئے شعر میں ''میں'' تجنیس تام ہے۔ ایک ''میں'' کا مطلب اپنی طرف اشارہ ہے۔ جبکہ آسمانوں اور زمینوں کے بعد جس ''میں'' کا استعمال ہوا ہے۔ اسے حرف جار کہتے ہیں۔ جو اسم کو فعل یا مشابہ فعل سے ملاتا ہے۔ تجنیس تام کی دو مثالیں۔

یہ بھی نہ پوچھا کبھی صیاد نے کون رَہا کون رہا ہوگیا

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسدؔ سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

دا زۀ خـاطـر سـتـا د خـاطـر دپـ ره

پـه خپـل خـاطـر د غـم لمبے تیرو،

☆......☆......☆

''غزل''

(فیض احمد فیض)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہجر	جدائی	دل والے	عاشق لوگ	کوچہ جانان	محبوب کی گلی
دھج	شان وشوکت	مقتل	قتل گاہ	آنی جانی	فانی، عارضی
میدان وفا	عشق کا میدان	دربار	بادشاہ کا محل	نام ونسب	خاندان
بازی	کھیل	مات	ہار، شکست		

اشعار کی تشریح

کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں، کب ہاتھ میں تیرا ہاتھ نہیں
صد شکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں

تشریح: شاعر کو اپنے محبوب کا دیدار حاصل ہے۔ جس کا شکرادا کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے میرے محبوب! تو میرے ساتھ میری یادوں میں ہر وقت موجود ہے۔ میرا ہاتھ ہر وقت تمہارے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ میں ہر وقت اپنے آپ کو آپ کے قریب محسوس کرتا ہوں۔ اسلئے میں اس بات پر اللہ کا صد بار شکر ادا کرتا ہو۔ کہ محبوب کے تصور سے میری راتیں اچھی گزرتی ہیں۔ اور جدائی کی کوئی رات میری زندگی میں نہیں ہے۔ شاعر محبوب کا دیدار چشم تصور سے کرتا ہے۔ اور مطمئن ہے۔

مشکل ہیں اگر حالات وہاں، بیچ آئیں جان بیچ آئیں
دل والو! کوچۂ جانان میں کیا ایسے بھی حالات نہیں

www.perfect24u.com